جنگ

05 ستمبر ، 2019

خزانہ کمیٹی، جی آئی ڈی سی پر معافی کے پس پرد حقائق جاننے کیلئے کمیٹی بنانے کا فیصلہ

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی خزانہ نےگزشتہ 10سال کےقرضوں کی تفصیلات طلب کرلیں جبکہ آئندہ پانچ برسوں کے لیے قرضے کی ادائیگی اور منصوبہ بندی پر اکتوبر میں بریفنگ بھی طلب کر لی ، کمیٹی نے اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے پر شدید تشویش کا اظہار کیااور مہنگائی سے متعلق سفارشات تیار کرنے کے لیےڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی سربراہی میں تین رکنی ذیلی کمیٹی تشکیل دے دی۔وزارت خزانہ کے حکام نےبتایا کہ400ارب روپے کےمقامی سکوک بانڈجاری کرنےکافیصلہ کیاہےجبکہ اس سال ایک ارب ڈالرکےانٹرنیشنل سکوک بانڈزجاری کرنے کاہدف بھی ہے۔ سیکریٹری خزانہ نےبتایاکہ مالی سال 2018-19 کےبجٹ خسارےکاہدف 2818ارب روپے مقرر تھا ، بجٹ خسارہ 817ارب روپےاضافے کےساتھ 3ہزار635ارب روپےرہا۔صوبوں نے190ارب روپےسر پلس بجٹ دیا۔ قائمہ کمیٹی کا اجلاس چیئرمین کمیٹی اسد عمر کی زیر صدارت ہوا۔ وزارت خزانہ کے اکنامک ایڈوائز ر نے کمیٹی کو بتایا کہ گزشتہ دو ہفتوں کے دوران مارکیٹ میں اشیاء کی قیمتوں میں کمی آئی ہے۔

پاکستان بیورو آف شماریات نے افراط زر کے کنزیومر پرائس انڈیکس کا نیا رجحان جاری کیا ہے۔ سیکریٹری خزانہ نے کہا کہ حکومت افراط زر کو کنٹرول کرنے کے بجائے پالیسی اقدامات پر توجہ مرکوز کیے ہوئے تھی جس پر اسد عمر نے کہا کہ افراط زر کے علاوہ اور کوئی دوسرا معاملہ نہیں تھا۔ کمیٹی ارکان نے سٹیٹ بنک کے مانیٹری پالیسی کے لیے بیس ڈیٹا پر تحفظات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آیا سٹیٹ بنک اپنی مانیٹری پالیسی پرانی تاریخ کے مطابق کرے گی یا نئے اعداد وشمار کے مطابق تبدیلی لائے گی۔رکن کمیٹی فیض اللہ نے کہا کہ قیمتیں کنٹرول کرنے کیلئے سبسڈی دکانداروں کی بجائے کہیں اور جارہا ہے ،سستی روٹی کیلئے ڈیڑھ ارب روپے دیئےگئے جس سے کوئی فرق نہیں پڑا۔عائشہ غوث پاشا نے کہاکہ مہنگائی کے خلاف نئی حکمت عملی بنانا ہوگی۔نوید قمر نے کہا کہ حکومتی اقدامات کے نتیجے میں فیکٹریاں بند ہونا شروع ہوگئی ہیں۔چیئرمین کمیٹی نے کہا کہ حکومت کے پاس مہنگائی بڑھنے کی پیشگوئی کا درست نظام موجود نہیں ۔ گزشتہ 5 ماہ میں افراط زر میں 7 فیصد اضافہ ہوا اس کی وجہ بتائی جائے،کیا اس اضافے کا باعث مارکیٹ قوتوں کی دھونس ہے؟حنا ربانی کھر نے کہا کہ مہنگائی میں اضافے کی وجہ سے لوگوں کی آمدن کم ہوتی جارہی ہے۔ سیکریٹری خزانہ نے کمیٹی کو ایف بی آر کےر یونیو شارٹ فال پر بریفنگ دی اور کہا کہ یہ پہلی حکومت ہے جس نے ایڈوانس ٹیکس نہیں لیا جس کی وجہ سے ریونیو میں شارٹ فال آیا۔ انہوں نے کہا کہ سال 2018-19میں ریونیو میں 321ارب روپے،دیگر ریونیو میں 276ارب روپے کی کمی ہوئی۔اخراجات میں 286ارب روپے اور موجودہ اخراجات میں 224ارب

روپے اضافہ ہوا۔گزشتہ برس مالیاتی خسارہ 686ارب روپے تھا جس میں جی ڈی پی کے لحاظ سے 1.8فیصد کمی ہوئی۔ رامیش کمار نے کہا کہ آرڈیننس کے ذریعے جی آئی ڈی سی معاف کیوں کیا گیا۔ایف بی آر ممبر آئی آر آپریشنز مس سیما شکیل نے بتایا کہ جولائی 2019کا ریونیو ہدف291.5ارب روپے تھا جبکہ ایف بی آر نے 281.7ارب روپے جمع کیے۔گزشتہ برس جولائی میں 255.6ارب روپے جمع کیے گئے تھے اس طرح اس سال 10.2فیصد کی گروتھ ہوئی ہے۔اگست 2019میں ریونیو کا ہدف 352.1ارب روپے تھا اور ایف بی آر نے297.7ارب روپے ریونیو جمع کیا ،کمیٹی نے ایف بی آر کی جانب سے مقرر کیے گئے ریونیو ہدف کے تناظر میں گروتھ پر تحفظات کا اظہار کیا۔کمیٹی نےہدایت کی کہ ایف بی آر ریونیواہداف کے حصول سے متعلق اکتوبر میں تفصیلی بریفنگ دے۔کمیٹی نے17ستمبر کو آئی ایم ایف کے مشرق وسطیٰ و وسط ایشیا کے ڈائریکٹر جہاد اظہر، پاکستان کے لیے چیف مشن ارنسٹو رامیز ریگو اور آئی ایم ایف کی پاکستان میں نمائندہ مس ٹریسا ڈابن سے ملاقات کےلیےمتفقہ طور پر رضامندی کا اظہار کیا۔کمیٹی نے پارلیمنٹ میں بجٹ خسارے سے متعلق 800ارب روپے کےغلط تخمینے پیش کرنے پرحکومت سے مطالبہ کیا کہ جان بوجھ کر غلط حقائق پیش کرنے والوں کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔رامیش کمار نے کہا کہ پارلیمنٹ کے سامنے غلط معلومات دینے والوں کے معاملے کو نیب کو بھیجنا چاہیے۔کمیٹی میں گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کے معاملے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا چیئرمین کمیٹی اسد عمر نے کہا کہ کیا کھاد فیکٹریوں نے کسانوں سے جی آئی ڈی سی لیا اگر لیا ان سے واپس لیا جائیگا یا نہیں ۔ رامیش کمار نے کہا کہ آرڈیننس کے ذریعے جی آئی ڈی سی معاف کیوں کیا گیا، نفیسہ شاہ نے کہا کہ موجودہ حکومت نے اسطرح کے کئی متنازعہ فیصلے کئے کمیٹی ارکان نے کہا کہ آرڈیننس کیوں جاری کیا گیا اس کا جواب حفیظ شیخ اور عمر ایوب سے لینا ہوگا ۔ جی آئی ڈی سی پر پس پردہ حقائق جاننے کے لئے خزانہ کمیٹی کا ماہرین پر مشتمل کمیٹی بنانے کا فیصلہ اور تحفظات کا اظہار کیا اور فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی ارکان کے سوالوں کو متعلقہ اداروں تک پہنچادیا جائےاور وہ جواب دیں ۔ارکان کمیٹی نے وزارت خزانہ کی بریفنگ پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔وزارت خزانہ کے حکام نے کمیٹی کو بتایا کہ سول حکومت کے موجودہ اخراجات میں 48ارب روپے کا اضافہ ہواکیونکہ سول آرمڈ فورسز کو 28ارب روپے ، پاسپورٹ آفس چار ارب روپے الیکشن کمیشن نے 19ارب روپے اور اوورسیز پاکستانیز کو دو ارب 40کروڑ روپے ضمنی گرانٹس دی گئیں۔ ڈی جی ڈیبٹ نےبتایا کہ جون 2019میں مجموعی قرضہ 32710ارب روپے قرضہ ہوگیا جو جون 2018میں 24950ارب روپے تھا اس عرصےمیں 7750ارب روپے قرضے اور واجبات میں اضافہ ہوا۔